باب: 13

خالدؓ بن ولید

(594 - 642 AD)

نام خالد، کنیت ابو سلیمان اور لقب سیف اللہ ہے۔ والد کا نام ولید بن مغیرہ ہے جس نے زندگی بھر اسلام اور آنحضرتؐ کے پیغام کو ناکام بنانے کی سر توڑ کوشش کی۔ والدہ لبابہ بنت حارث، ام المؤمنین حضرتہ میمونہؓ کی سگی بہن تھیں۔ خالد چونکہ ایک امیر کبیر باپ کے فرزند تھے اس لیے باقاعدہ کسی پیشہ کو اپنانے کی بجائے اپنی نوجوانی میں شہسواری، تیر اندازی اور شمشیر زنی کا شغل اختیار کیا۔ فطری طور پر ان کے پھرتیلے پن بہادری اور خطرات سے کھیلنے کی عادت نے ان کو ایک زبردست جنگی ماہر بنادیا۔ چونکہ ان کا پورا گھرانہ اسلام دشمنی میں پیش پیش تھا اس لیے خالد نے بھی اسلام کی مخالفت میں بھرپور حصہ لیا۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر جب مسلمانوں کی فتح یقینی ہو گئی تھی، خالد نے اچانک پیچھے سے حملہ کر کے مسلمانوں میں افراتفری پھیلا دی اور اس وقت انھوں نے کافروں کو مکمل شکست سے بچالیا۔

6AH/628AD میں صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کا جو دستہ مسلمانوں کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے آیا تھا اس کے سردار، خالد ہی تھے۔ ان دنوں میں، جب کہ خالد گشت پر نکلا کرتے تھے، انہیں نبی کریمؐ کی پُرکشش شخصیت، بزرگی اور رعب و جمال کے امتزاج کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ تب ان کے دل نے ایک پلٹا کھایا اور وہ اس بات کو سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ "۔۔ میں نے حضورؐ اور آپ کے صحابہؓ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا مگر لاتعداد کوششوں کے باوجود ایسا نہ کر سکا۔ یقیناً یہ اللہ ہی کی ذات ہے جو ان کی حفاظت کرتی ہے۔ ہم چاہے جتنی بھی کوشش کریں ان پر غالب نہیں آسکتے۔۔"۔ یوں خالدؓ پر اسلام کی صداقت ان کے دل میں اجاگر ہوئی اور آپ کے قبولِ اسلام کا سبب ہوئی۔ قبولِ اسلام کے بعد حضرت خالدؓ نے مدینہ میں قیام کیا۔ خود آپ کے کہنے کے مطابق آنحضرتؐ کی ذات نے مزید ان کو گرویدہ کر لیا کیونکہ بعد میں آنحضورؐ نے کبھی ان سے امتیازی سلوک روا نہیں رکھا۔

قبولِ اسلام سے پہلے خالدؓ بن ولید نہ صرف فوجی کیمپ کے انتظام میں ممتاز تھے بلکہ آپ بہ طور کمانڈر بھی متعین ہوتے۔ چنانچہ بعد میں بھی رسول کریمؐ نے آپ کا یہ اعزاز برقرار رکھا جس کے باعث اسلامی فتوحات میں بڑی مدد ملی۔ حضرت خالدؓ جس طرح اسلام لانے سے پہلے مسلمانوں کے سخت دشمن تھے اسی طرح حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے بعد، مشرکوں کے لیے سخت خطرہ بن گئے۔

آپ کا پہلا معرکہ، سریۂ موتہ کا ہوا۔اس جنگ میں تین کمانڈروں نے یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کیا۔ جوں ہی خالدؓ کے ہاتھ میں پرچم اسلام آیا، جنگ کا نقشہ ہی تبدیل ہوگیا۔اس لڑائی میں فتح تو حاصل نہ ہو سکی لیکن خالدؓ، لشکرِ اسلام کو بہ حفاظت واپس لانے میں کامیاب ہوگئے۔خالدؓ کو بہادری سے لڑنے پر آنحضرتؐ نے انہیں "سیف اللہ" کا لقب عطا کیا۔ فتح مکہ کے موقع پر قریش نے بلا مزاحمت ہتھیار ڈال دیے تھے، تاہم چند مشرکین، خالدؓ کے ہاتھوں مارے گئے۔آپ سے بازپرس ہوئی تو معلوم ہوا کہ ابتدا مشرکین نے کی تھی۔ 5 روز بعد آنحضرتؐ نے آپ کو مشہور بُت، عزیٰ کے توڑنے پر مامور فرمایا۔ایک ماہ بعد قریش کے 3 قبیلے جنگ کے لیے کھڑے ہوگئے تو نبرد آزمائی کے لیے خالدؓ کو 12 ہزار فوج کی کمان سونپی گئی۔آپ نے بہادری سے مقابلہ کیا اور دشمن کو مار بھگایا لیکن خود بھی شدید زخمی ہوگئے۔آنحضرتؐ نے زخموں پر دم کیا تو آپ جلد صحت مند بھی ہوگئے۔ طائف میں مشرکینِ حنین نے قلعہ بند ہو کر جنگ شروع کر دی تھی۔اس موقع پر بھی خالدؓ کی کمان میں دشمن کو شکست ہوئی۔

حضرت ابو بکرؓ کے عہد میں مرتدین، نبوت کے دعویدار اور منکرین زکواۃ نے سر اُٹھایا تو ابو بکرؓ نے ان کی سرکوبی کے لیے کئی پارٹیاں بنائیں۔ ایک پارٹی کے سربراہ خالدؓ ہوئے۔ خالدؓ نے پہلی لڑائی میں نبوت کے دعویدار طلیحہ کو شکست دی۔ پھر آپ زکوٰۃ کے منکر مالک بن نویرہ سے نمٹنے کے لیے نکلے۔کسی غلط فہمی کی بنا پر مالک ، میدان جنگ سے باہر مارا گیا۔اس پر حضرت ابو بکرؓ نے تفصیل معلوم کرنے کے بعد اس کا خوں بہا ادا کیا۔ پھر خالدؓ کو مسیلمہ کذاب سے نبرد آمائی کے لیے بھیجا گیا۔ یہاں 40 ہزار فوج کا مقابلہ صرف 13 ہزار سپاہیوں نے کیا اور آخر کار مسیلمہ کذاب مارا گیا۔ پھر عراق کو فتح کرنے اور کسریٰ کی سلطنت کو ختم کرنے کے بڑے کام خالد سیف اللہؓ کے ذمہ ہوئے۔آپ اس مہم پر نکلے تو کامیابی نے ہر جگہ آپ کے قدم چومے اور کئی معروف اور مضبوط شہروں کو آپ نے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کر لیا۔ حضرت خالدؓ نے جنگ یرموک میں کارہائے نمایاں انجام دیے اور رومیوں کو شکست دی۔ پھر آپ کے ہاتھوں بیت المقدس بھی فتح ہوگیا۔

جس جانباز نے عراق و شام کی قسمت کا فیصلہ کیا تھا، 17AH/639AD میں حضرت عمرؓ کی کچھ مصلحتوں کے سبب انہیں عین محاذ جنگ سے معزولی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔خالدؓ بعد میں حرمان کے گورنر بھی بنے لیکن ایک سال بعد اس منصب سے خود ہی مستعفی ہوگئے۔اس مجاہد اعظمؓ کا انتقال 21AH/642AD میں مدینہ میں ہوا۔

Siddiqui Publications